REGD No. L.5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم چہارشنبہ ۳ ربیع الثانی ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱ /

جلد ۴۸/۱۳ | ۷ اخاء ۱۳۳۸ھش ۷ اکتوبر ۱۹۵۹ء | نمبر ۲۳۶

ولادت باسعادت

مشرقی افریقہ سے آمدہ ۳ اکتوبر ۱۹۵۹ء کی تار کے ذریعہ یہ خوشکن اطلاع ملی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے مکرم سید احمد صاحب کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پوتا اور مکرم جناب مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا نواسہ ہے۔

ادارۂ الفضل ولادت باسعادت کی اس تقریب سعید کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز محترم جناب مرزا عزیز احمد صاحب، خاندان حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد کی خدمت میں دلی مبارک باد پیش کرتا ہے۔ اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولود کو صحت وعافیت اور اقبال مندی کے ساتھ عمر دراز عطا کرے۔ اور اعلیٰ دینی دنیوی ترقیات اور روحانی نعماء سے نوازے اور اسے والدین خاندان اور سلسلہ احمدیہ کے لئے قرۃ العین بنائے

آمین۔

ایک احمدی طالب علم کی نمایاں کامیابی

بی فارمیسی کے امتحان میں یونیورسٹی بھر میں اوّل

یہ خبر جماعت میں خوشی سے سنی جائے گی کہ امسال پنجاب یونیورسٹی کے سپلیمنٹری امتحان بی فارمیسی میں مکرم محمد اسمٰعیل صاحب معتبر سابق آڈیٹر تحریک جدید ربوہ کے صاحبزادے مسعود احمد صاحب قریشی ۵۰۸ نمبر لیکر یونیورسٹی بھر میں اوّل آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی یہ کامیابی خود ان کے لئے ان کے خاندان اور سلسلہ احمدیہ کے لئے مبارک کرے۔ اور اسے مزید دینی و دنیوی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے آمین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

رات چار دفعہ اسہال ہوئے۔ اس وقت طبیعت میں نسبتاً افاقہ ہے

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۶ اکتوبر دس بجے صبح

کل دن بھر حضور کو اعصابی بے چینی کی تکلیف رہی۔ اور ضعف بھی رہا۔ رات چار دفعہ اسہال ہوئے۔ جس کے باعث نیند بے چین رہی۔ اس وقت طبیعت میں نسبتاً افاقہ ہے۔

احباب جماعت حضور کی کامل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں ؛

خاکسار:۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت ۱۰ بجے صبح ۔ ربوہ ۶ اکتوبر ۱۹۵۹ء

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کیلئے دعا کی درخواست

— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

کل حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو سرگودھا لے جاکر ایکسرے کروایا گیا۔ اور بازو پر پلستر کروا دیا گیا۔ کل تمام دن اور آج رات درد کی بہت شدید تکلیف رہی۔ جس کے باعث آرام بالکل نہ کر سکیں۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے ؛

تبت میں چینی حکومت کی طرف سے ایک اور ہوائی اڈے کی تعمیر

ہانگ کانگ ۶ اکتوبر۔ ایک باخبر ذریعہ کی اطلاع کے مطابق کمیونسٹ چین کی حکومت نے نیپال کے شمال میں دریائے گنگا کے منبع کے قریب ایک بہت بڑا ہوائی اڈہ تعمیر کیا ہے۔ یہ اڈہ ایشیا کے عظیم ترین ہوائی اڈوں میں سے ایک ہے۔ اور یہاں سے جٹ بمبار طیارے بآسانی پرواز کر سکتے ہیں یاد رہے کمیونسٹ چین کی حکومت قبل ازیں تبت میں جیٹ ہوائی جہازوں کا ایک اور اڈہ بھی تعمیر کر چکی ہے ؛

ایک اور اطلاع کے مطابق بھارت کے علاقہ اور چینی کی سرحد پر " سرچ لائٹس " نصب کر دی گئی ہیں۔ سرحد پار سے شمالی سکم میں جو خبریں پہونچی ہیں، ان میں بتایا گیا ہے کہ سرحد کے اس پار درہ کنگرالا کے قریب چینی فوجوں کا زبردست اجتماع ہوا ہے۔ اور چینی سپاہی سرحد پر گشت کر رہے ہیں۔ گزشتہ دنوں چار چینی سپاہی سکم کے علاقے میں چند میل اندر گھس آئے تھے۔ انہوں نے متعدد فوٹو لئے اور واپس چلے گئے ؛

تونس میں ۱۵ اشخاص کو پھانسی کا حکم

تونس ۶ اکتوبر۔ پچھلے دنوں تونسی ہائیکورٹ نے پندرہ اشخاص کے خلاف پھانسی کا حکم سنا دیا ہے۔ یہ سب لوگ صدر بورقیبہ کے جانی دشمن صلاح بن یوسف کے حامی بیان کئے جاتے ہیں۔ ان پر الزام یہ تھا کہ انہوں نے ۱۹۵۶ء اور ۱۹۵۷ء میں حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کی تھی۔

شاہ مراکش اردن جائیں گے

عمان ۶ اکتوبر سفیر مراکش مقیم عمان فاطمی بن سلیمان نے انکشاف کیا ہے کہ مراکش کے بادشاہ اور ولیعہد نے عنقریب اردن کا دورہ کرنے کے سلسلہ میں شاہ حسین کی دعوت منظور کر لی ہے ؛

جنرل سری نگیش کو آسام کا گورنر بنا دیا گیا

نئی دہلی ۶ اکتوبر بھارتی افواج کے سابق کمانڈر انچیف جنرل ایس ایم سری نگیش کو آسام کا گورنر مقرر کیا گیا ہے۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ بھارت میں کسی جنرل کا گورنر کے عہدہ پر تقرر عمل میں آیا ہے۔ چین اور بھارت کے تعلقات میں کشیدگی کے پیش نظر یہ تقرر عمل میں آیا ہے ؛

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر [illegible]

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۷ اکتوبر ۱۹۵۹ء

جنون عمل کا کارنامہ

علامہ اقبال مرحوم کا ایک مشہور شعر ہے۔

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق
عقل ہے محو تماشائے لب بام ابھی

اس شعر کا مطلب صاف ہے کہ جن لوگوں کو کسی کام کی لگن لگ جاتی ہے۔ وہ یہ نہیں دیکھتے کہ کیا مشکلات راستہ میں آئیں گی بلکہ کام شروع کر دیتے ہیں اور اپنی پوری طاقت سے اس کو سرانجام دینا شروع کر دیتے ہیں۔

قادیان میں جلسہ جوبلی کی بات ہے راقم الحروف نے ابھی بیعت نہیں کی تھی صرف بعض دوستوں کی دعوت پر جلسہ میں شمولیت کرنے کے لئے آیا تھا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر سننے کا پہلا موقعہ تھا۔ آپ خدام کو خطاب فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ جب کوئی کام ہمارے سامنے درپیش ہے تو پہلے ہمیں اس کے حق میں اور مخالفت میں دونوں طرفوں پر خوب غور کرنا چاہیئے غور کے بعد جب ہم کسی نتیجہ پر پہنچ جائیں اور یقین کر لیں کہ یہی ٹھیک راستہ ہے تو پھر ہمیں یہ نہیں دیکھنا چاہیئے کہ کوئی ہمارا ساتھ دیتا ہے یا نہیں۔ بلکہ ہمیں تنہا ہی اس راستہ پر چل پڑنا چاہیئے۔ یہ کامیابی کا بہترین گر ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جب کسی انسان کو کسی کام کا جنون ہو جاتا ہے۔ تو وہ کسی مشکل کی پرواہ نہیں کرتا بلکہ طوفانوں اور پہاڑوں سے لڑتا مرتا آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اس کو اس جنگ میں شکستوں کی بھی کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ سو بار بھی شکست کھائے۔ مگر وہ منہ نہیں موڑتا۔ یہی جذبہ ہے جو ہر کام میں کام کر جاتا ہے اور ادنیٰ سے آغاز سے ایک بہت بڑی مہم طے ہو جاتی ہے۔ دین کا کام ہو یا دنیا کا یہ اصول سب کاموں پر لگتا ہے آج مادہ پرستی ہر طرف کیوں کامیاب ہو رہی ہے۔ اس کی بھی یہی وجہ ہے کہ مادہ پرست اپنے نظریات کو عملی لحاظ سے جنون کی حد تک پہنچا دیتے ہیں۔ پچھلی اور اس صدی میں عملی سائنس نے وہ کرشمے دکھائے ہیں کہ دنیا کی نگاہ انہیں دیکھ کر خیرہ ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ کرشمے یونہی ظہور پذیر نہیں ہو گئے۔ بلکہ ان کے پیچھے سائنسدانوں کی مجنونانہ کوششوں کا ایک عظیم الشان ذخیرہ ہے۔ جس کو ہم اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ ایک ایک نکتہ معلوم کرنے کے لئے سائنسدانوں نے اپنی زندگیاں صرف کر دی ہیں۔ اور بالکل اس طرح کام کیا ہے کہ کوئی انہیں کام کرتا ہوا دیکھے تو کہے کہ یہ تو پاگل ہیں۔

الغرض جو بھی امور مہمہ اجتماعی پیمانہ پر ہوں یا انفرادی حیثیت رکھتے ہوں بغیر مجنونانہ محنت و شفقت کے سرانجام نہیں پا سکتے۔ اور جن لوگوں نے بس غور کرنا ہی کافی سمجھا ہے جنہوں نے بجائے خود کام کرنے کے دوسروں کی ٹانگیں پیچھے کھینچنا ہی اپنا بڑا کام اختیار کر لیا ہے وہ کسی کام میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ یہ تو خیر ان لوگوں کا ذکر ہے جن کے سامنے کوئی نصب العین نہیں ہوتا۔ حقیقت یہ ہے کہ محض منصوبہ بندی بھی مفید نہیں ہوتی۔ خواہ ہم خیالی طور پر کتنا ہی اعلیٰ لائحہ عمل تیار کر لیں لیکن اگر اس لائحہ عمل پر کوئی عمل کرنے والا نہ ہو تو ایسا لائحہ عمل ہمیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔

بہت سی مثالیں تاریخ اور روزمرہ کی زندگی میں ملتی ہیں۔ ہم یہاں ایک قومی مثال پیش کرتے ہیں۔ آج سے ۱۰۰ سال پہلے جب برصغیر ہند پر انگریزوں کا پورا پورا تسلط ہو چکا تھا اور انگریز یہ سوچ رہے تھے کہ مسلمانوں کو بالکل مٹا دیا جائے۔ تو ایک دل تڑپ کر اٹھا۔ وہ تنہا ہی چل کھڑا ہوا۔ وہ دل سرسید احمد مرحوم کا دل تھا۔ اس نے نہ صرف مسلمانان ہند کو مٹنے سے بچا لیا بلکہ کہنا چاہیئے کہ پاکستان کا موسس اول وہی ہے۔ اس نے مسلمانوں کو نئی تعلیم کی طرف راغب کیا اور ان کے دل میں ایک لگن لگا دی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ شہر بہ شہر قریہ بہ قریہ مسلمانوں کی تعلیمگاہیں کھل گئیں اور چند ہی سالوں میں بھٹکا ہوا مسلمان ہندوؤں کے دوش بدوش کھڑا ہو گیا۔

یہ صرف ایک شخص کے جنون کا نتیجہ ہے بے شک اس نے دین کے متعلق ٹھوکریں بھی کھائیں لیکن وہ اپنے نصب العین کی طرف ہر قیمت پر بڑھتا چلا گیا۔ اس کی راہ روکنے والے ہزاروں طوفان اٹھائے گئے۔ مگر وہ ان سب طوفانوں کو پار کرتا ہوا اپنے مقررہ کنارے کی طرف ہاتھ پاؤں مارتا چلا گیا۔

اس زمانہ میں مسلمانوں پر صرف دنیوی ادبار گھٹا باندھ کر نہیں چھا گیا تھا۔ بلکہ اس سے پہلے ہی دینی انحطاط بھی اپنے کمال کو پہنچ گیا تھا۔ یہ انحطاط دنیوی انحطاط سے بھی بہت زیادہ خطرناک تھا۔ کیونکہ اس سے جسم ہی نہیں بلکہ روح بھی فنا ہو رہی تھی۔

چنانچہ سرسید مرحوم سے پہلے اللہ تعالیٰ نے سید احمد بریلوی کو تجدید و احیائے دین کے لئے کھڑا کیا۔ اور آپ نے مسلمانوں میں دین کی عام بیداری کر دی۔ سرحد پر آپ نے جو جہاد کیا وہ آپ کی اس مہم کا صرف ایک پہلو تھا ورنہ حقیقت یہ ہے کہ آپ کی تحریک نے مسلمانان ہند میں عام طور پر از سر نو فعالیت پیدا کر دی تھی۔ مگر کفر کا طوفان جو انگریز اپنے جلو میں لائے تھے وہ کچھ نیا ہی تھا۔ اور اتنا ہی تند تھا۔ اور اس کی پشت پر اتنی عملی قوت تھی کہ سید شہید علیہ الرحمۃ اور آپ کے ساتھی شاہ اسمٰعیل شہید کی شہادتوں کے بعد آپ کے کام کو آگے بڑھانے والے اس کا اندازہ نہ کر سکے۔ اور جس حکمت و عمل کی ضرورت تھی وہ بروئے کار نہ آ سکی۔ بلکہ انہی دنوں میں انگریز نے یہ تہیہ کر لیا تھا کہ مسلمانوں کو صفحۂ ہند سے نسیاً منسیاً کر دیا جائے۔ جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا۔ سرسید مرحوم نے اسی زمانہ میں مسلمانوں کو مٹنے سے بچا لیا۔ اور اسلامی تعلیم کے حصول کی نئی لگن ان کو لگا دی۔ تاہم سرسید مرحوم نے مسلمانوں کو دنیاوی لحاظ سے تو بچا لیا مگر وہ اس الحاد کے زور سے نہ بچا سکے جو انگریز اپنی جدید تعلیمات کے غلاف میں لپیٹ کر اپنے ساتھ لایا تھا۔ اس سے اسلام کے متعلق ایک بے یقینی پیدا ہو گئی۔ اور قدیم علوم کی مہارت اس کا مقابلہ نہ کر سکی۔

حضرت سید احمد شہید کی شہادت کے عین موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے ایک اور انسان کو پیدا کیا۔ جس نے جوان ہو کر دین کی باگ اپنے ہاتھ میں لی۔ چنانچہ اس نے پکار کر کہا۔

"اے حق کے طالبو اور اسلام کے سچے محبو۔ آپ لوگوں پر واضح ہے کہ یہ زمانہ جس میں ہم لوگ زندگی بسر کر رہے ہیں۔ یہ ایک ایسا تاریک زمانہ ہے کہ کیا ایمانی اور کیا عملی جس قدر امور ہیں سب میں سخت فساد واقع ہو گیا ہے اور ایک تیز آندھی ضلالت اور گمراہی کی ہر طرف سے چل رہی ہے"

(رسالہ فتح اسلام صفحہ ۳)

"میں رسالہ فتح اسلام میں کسی قدر لکھ آیا ہوں کہ اسلام کے ضعف اور غربت اور تنہائی کے وقت میں خدا تعالیٰ نے مجھے مامور کر کے بھیجا ہے تا میں ایسے وقت میں جو اکثر لوگ عقل کے بد استعمالی سے ضلالت کی راہیں پھیلا رہے ہیں اور روحانی امور سے رشتہ مناسبت بالکل کھو چکے ہیں۔ اسلامی تعلیم کی روشنی ظاہر کروں۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ اب وہ زمانہ آ گیا ہے کہ اسلام اپنا اصلی رنگ نکال لائے گا اور اپنا وہ کمال ظاہر کرے گا جس کی طرف آیت لیظہرہ علی الدین کلہ میں اشارہ ہے"

(ازالہ اوہام صفحہ ۵۱۵ روحانی خزائن جلد ۳ شائع کردہ الشرکۃ الاسلامیہ)

یہ آواز حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی آواز تھی۔ بڑے بڑے لوگوں نے آپکی آواز کو سنی ان سنی کر دی۔ لیکن آپ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنے کام میں لگے رہے اور ایک ایسی جماعت اپنے بعد کھڑی کر گئے کہ جو اشاعت و تبلیغ اسلام کے جنون سے سرشار ہے۔ اور کفر گڑھوں میں گھس کر اسلام کا جھنڈا بلند کر رہی ہے۔ (باقی)

انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کا افتتاحی اجلاس

انصار اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سالانہ اجتماع کا افتتاحی اجلاس ۳۱ اکتوبر کو ہفتہ کے دن آٹھ بجے صبح منعقد ہو گا۔ انشاء اللہ
اس لئے سالانہ اجتماع میں شرکت کے لئے احباب ۳۰ اکتوبر کو جمعہ کی شام تک ضرور تشریف لے آئیں۔ تا افتتاحی اجلاس میں شریک ہو سکیں۔

خدام الاحمدیہ کا اٹھارواں سالانہ اجتماع

۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر ۱۹۵۹ء

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا اٹھارواں سالانہ اجتماع امسال ۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر ۱۹۵۹ء کو بمقام ربوہ منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ جملہ خدام سے درخواست ہے کہ وہ اپنی مجالس کے انتظام کے ماتحت اس موقعہ پر اپنے مرکز میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لا کر اجتماع کی برکتوں سے متمتع ہوں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

جماعت احمدیہ کیلئے
سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقدس تعلیم

(۳)

ہر ایک جو پیچ در پیچ طبیعت رکھتا ہے۔ اور خدا کے ساتھ صاف نہیں ہے۔ وہ اس برکت کو ہرگز نہیں پا سکتا جو صاف دلوں کو ملتی ہے۔ کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں۔ اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں۔ اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں۔ کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے ممکن نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے۔ کیونکہ وہ خدا کے ہیں۔ اور خدا ان کا۔ وہ ہر ایک بلا کے وقت بچائے جائیں گے۔ احمق ہے وہ دشمن جو ان کا قصد کرے۔ کیونکہ وہ خدا کی گود میں ہیں۔ اور خدا ان کی حمایت میں کون خدا پر ایمان لایا؟ صرف وہی جو ایسے ہیں۔ ایسا ہی وہ شخص بھی احمق ہے۔ جو ایک بیباک۔ گنہگار اور بدباطن اور شریر النفس کے فکر میں ہے۔ کیونکہ وہ خود ہلاک ہوگا۔ جب سے خدا نے آسمان اور زمین کو بنایا کبھی ایسا اتفاق نہ ہوا۔ کہ اس نے نیکوں کو تباہ اور ہلاک اور نیست و نابود کر دیا ہو بلکہ وہ ان کے لئے بڑے بڑے کام دکھلاتا رہا ہے۔ اور اب بھی دکھلائے گا۔ وہ خدا نہایت وفادار خدا ہے۔ اور وفاداروں کے لئے اس کے عجیب کام ظاہر ہوتے ہیں۔ دنیا چاہتی ہے کہ ان کو کھا جائے۔ اور ہر ایک دشمن ان پر دانت پیستا ہے مگر وہ جو ان کا دوست ہے۔ ہر ایک ہلاکت کی جگہ سے ان کو بچاتا ہے۔ اور ہر ایک میدان میں ان کو فتح بخشتا ہے۔ کیا ہی نیک طالع وہ شخص ہے۔ جو اس خدا کا دامن نہ چھوڑے۔ ہم اس پر ایمان لائے۔ ہم نے اس کو شناخت کیا۔ تمام دنیا کا وہی خدا ہے۔ جس نے میرے پر وحی نازل کی۔ جس نے میرے لئے زبردست نشان دکھلائے۔ جس نے مجھے اس زمانہ کے لئے مسیح موعود کر کے بھیجا۔ اس کے سوا کوئی خدا نہیں نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ جو شخص اس پر ایمان نہیں لاتا وہ سعادت سے محروم اور خذلان میں گرفتار ہے۔ ہم نے اپنے خدا کی آفتاب کی طرح روشن وحی پائی۔ ہم نے اسے دیکھ لیا کہ دنیا کا وہی خدا ہے۔ اس کے سوا کوئی نہیں۔ کیا ہی قادر اور قیوم خدا ہے جس کو ہم نے پایا۔ کیا ہی زبردست قدرتوں کا مالک ہے جس کو ہم نے دیکھا۔ سچ تو یہ ہے کہ اس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ مگر وہی جو اس کی کتاب اور وعدہ کے برخلاف ہے۔ سو جب تم دعا کرو تو ان جاہل نیچریوں کی طرح نہ کرو۔ جو اپنے ہی خیال سے ایک قانونِ قدرت بنا بیٹھے ہیں۔ جس پر خدا کی کتاب کی مُہر نہیں۔ کیونکہ وہ مردود ہیں ان کی دعائیں ہرگز قبول نہیں ہوں گی۔ وہ اندھے ہیں نہ سجاکھے۔ وہ مُردے ہیں نہ زندے۔ خدا کے سامنے اپنا تراشیدہ قانون پیش کرتے ہیں۔ اور اس کی بے انتہا قدرتوں کی حد بست ٹھہراتے ہیں۔ اور اس کو کمزور سمجھتے ہیں۔ سو ان سے ایسا ہی معاملہ کیا جائے گا۔ جیسا کہ ان کی حالت ہے۔

لیکن جب تو دعا کے لئے کھڑا ہو تو تجھے لازم ہے کہ یہ یقین رکھے۔ کہ تیرا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ تب تیری دعا منظور ہوگی اور تو خدا کی قدرت کے عجائبات دیکھے گا جو ہم نے دیکھے ہیں۔ اور ہماری گواہی رؤیت سے ہے۔ نہ بطور قصہ کے۔ اس شخص کی دعا کیونکر منظور ہو۔ اور خود کیونکر اس کو بڑی مشکلات کے وقت جو اس کے نزدیک قانون قدرت کے مخالف ہیں دعا کرنے کا حوصلہ پڑے۔ جو خدا کو ہر ایک چیز پر قادر نہیں سمجھتا۔ مگر اے سعید انسان تو ایسا مت کر۔ تیرا خدا وہ ہے جس نے بے شمار ستاروں کو بغیر ستون کے لٹکا دیا۔ اور جس نے زمین و آسمان کو محض عدم سے پیدا کیا۔ کیا تو اس پر بدظنی رکھتا ہے کہ وہ تیرے کام میں عاجز آ جائے گا۔ بلکہ تیری ہی بدظنی تجھے محروم رکھے گی۔ ہمارے خدا میں بے شمار عجائبات ہیں۔ مگر وہی دیکھتے ہیں جو صدق اور وفا سے اس کے ہو گئے ہیں۔ وہ غیروں پر جو اس کی قدرتوں پر یقین نہیں رکھتے۔ اور اس کے صادق وفادار نہیں ہیں۔ وہ عجائبات ظاہر نہیں کرتا۔ کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے۔ جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔ کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے۔ اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے۔ اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو۔ کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے۔ تا لوگ سُن لیں۔ اور کس دوا سے میں علاج کروں۔ تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔

اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے۔ تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا۔ تم دشمن سے غافل ہو گے۔ اور خدا اسے دیکھے گا۔ اور اس کے منصوبے کو توڑے گا۔ تم ابھی تک نہیں جانتے۔ کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں۔ اور اگر تم جانتے۔ تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دنیا کے لئے سخت غمگین ہو جاتے۔ ایک شخص جو ایک خزانہ اپنے پاس رکھتا ہے۔ کیا وہ ایک پیسہ کے ضائع ہونے سے روتا ہے۔ اور چیخیں مارتا ہے اور ہلاک ہونے لگتا ہے۔ پھر اگر تم کو اس خزانہ کی اطلاع ہوتی۔ کہ خدا تمہارا ایک حاجت کے وقت کام آنے والا ہے۔ تو تم دنیا کے لئے ایسے بے خود کیوں ہوتے خدا ایک پیارا خزانہ ہے اس کی قدر کرو۔ کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے۔ تم بغیر اس کے کچھ بھی نہیں۔ اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں۔ غیر قوموں کی تقلید نہ کرو کہ جو بکلی اسباب پر گر گئی ہیں۔ اور جیسے سانپ مٹی کھاتا ہے انہوں نے سفلی اسباب کی مٹی کھائی۔ اور جیسے گدھ اور کتے مردار کھاتے ہیں۔ انہوں نے مُردار پر دانت مارے۔ وہ خدا سے بہت دُور جا پڑے۔ انسانوں کی پرستش کی اور خنزیر کھایا۔ اور شراب کو پانی کی طرح استعمال کیا۔ اور حد سے زیادہ اسباب پر گرنے سے اور خدا سے قوت نہ مانگنے سے وہ مر گئے۔ اور آسمانی روح ان میں سے ایسی نکل گئی جیسا کہ ایک گھونسلے سے کبوتر پرواز کر جاتا ہے۔ ان کے اندر دنیا پرستی کا جذام ہے۔ جس نے ان کے تمام اندرونی اعضا کاٹ دیئے ہیں۔ پس تم اس جذام سے ڈرو۔ میں تمہیں حدِ اعتدال تک رعایت اسباب سے منع نہیں کرتا۔ بلکہ اس سے منع کرتا ہوں۔ کہ تم غیر قوموں کی طرح نرے اسباب کے بندے ہو جاؤ۔ اور اس خدا کو فراموش کر دو۔ جو اسباب کو بھی وہی مہیا کرتا ہے۔ اگر تمہیں آنکھ ہو۔ تو تمہیں نظر آ جائے۔ کہ خدا ہی خدا ہے اور سب ہیچ ہے۔ تم نہ ہاتھ لمبا کر سکتے ہو۔ اور نہ اٹھا کر سکتے ہو۔ مگر اس کے اذن سے۔ ایک مُردہ اس پر ہنسی کرے گا۔ مگر کاش اگر وہ مر جاتا تو اس ہنسی سے اس کے لئے بہتر تھا۔ خبردار! تم غیر قوموں کو دیکھ کر ان کی ریس مت کرو۔ کہ انہوں نے دنیا کے منصوبوں میں بہت ترقی کر لی ہے۔ آؤ ہم بھی انہیں کے قدم پر چلیں۔ سنو اور سمجھو۔ کہ وہ اس خدا سے سخت بیگانہ اور غافل ہیں۔ جو تمہیں اپنی طرف بلاتا ہے۔ ان کا خدا کیا چیز ہے۔ صرف ایک عاجز انسان۔ اس لئے وہ غفلت میں چھوڑے گئے۔ میں تمہیں دنیا کے کسب اور حرفت سے نہیں روکتا مگر تم ان لوگوں کے پیرو مت بنو۔ جنہوں نے سب کچھ دنیا کو ہی سمجھ رکھا ہے۔ چاہیئے کہ تمہارے ہر ایک کام میں خواہ دنیا کا ہو۔ خواہ دین کا۔ خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہے۔ لیکن نہ صرف خشک ہونٹوں سے بلکہ چاہیئے کہ تمہارا سچ مچ یہ عقیدہ ہو۔ کہ ہر ایک برکت آسمان سے ہی اترتی ہے۔ تم راستباز اس وقت بنو گے جب کہ تم ایسے ہو جاؤ کہ ہر ایک کام کے وقت ہر ایک مشکل کے وقت قبل اس کے جو تم کوئی تدبیر کرو۔ اپنا دروازہ بند کرو۔ اور خدا کے آستانہ پر گرو۔ کہ ہمیں یہ مشکل پیش ہے۔ اپنے فضل سے مشکل کشائی فرما۔ تب روح القدس تمہاری مدد کرے گی۔ اور غیب سے کوئی راہ تمہارے لئے کھولی جائے گی۔ اپنی جانوں پر رحم کرو۔ اور جو لوگ خدا سے بکلی علاقہ توڑ چکے ہیں۔ اور بہمہ تن اسباب پر گر گئے ہیں۔ یہاں تک کہ طاقت مانگنے کے لئے وہ منہ سے ان شاء اللہ بھی نہیں نکالتے۔ ان کے پیرو مت بن جاؤ۔ خدا تمہاری آنکھیں کھولے۔ تا تمہیں معلوم ہو کہ تمہارا خدا تمہاری تمام تدابیر کا شہتیر ہے۔ اگر شہتیر گر جائے۔ تو کیا کڑیاں اپنی چھت پر قائم رہ سکتی ہیں۔ نہیں بلکہ یک دفعہ گریں گی۔ اور احتمال ہے کہ ان سے کئی خون بھی ہو جائیں۔ اسی طرح تمہاری تدابیر بغیر خدا کی مدد کے قائم نہیں رہ سکتیں اگر تم اس سے مدد نہیں مانگو گے۔ اور اس سے طاقت مانگنا اپنا اصول نہیں ٹھہراؤ گے۔ تو تمہیں کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوگی۔ آخر بڑی حسرت سے مرو گے۔ یہ مت خیال کرو کہ پھر دوسری قومیں کیونکر کامیاب ہو رہی ہیں۔ حالانکہ وہ اس خدا کو جانتی بھی نہیں۔ جو تمہارا کامل

اور نافرمان خدا ہے اس کا جواب یہی ہے کہ وہ خدا کو چھوڑنے کی وجہ سے دنیا کے امتحان میں ڈالی گئی ہیں۔ خدا کا امتحان کبھی اس رنگ میں ہوتا ہے کہ جو شخص اسے چھوڑتا ہے۔ اور دنیا کی مستیوں اور لذتوں سے دل لگاتا ہے اور دنیا کی دولت کا خواہشمند ہوتا ہے تو دنیا کے دروازے اس پر کھولے جاتے ہیں۔ اور دین کے رو سے وہ بڑا مفلس اور ننگا ہوتا ہے اور آخر دنیا کے خیالات میں ہی مرتا اور ابدی جہنم میں ڈالا جاتا ہے۔ اور کبھی اس رنگ میں بھی امتحان ہوتا ہے کہ دنیا سے بھی نامراد رکھا جاتا ہے۔ مگر مؤخر الذکر امتحان ایسا خطرناک نہیں جیسا کہ پہلا۔ کیونکہ پہلے امتحان والا زیادہ مغرور ہوتا ہے۔ بہر حال یہ دونوں فریق مغضوب علیہم ہیں۔ سچی خوشحالی کا سرچشمہ خدا ہے پس جبکہ اس حی و قیوم خدا سے یہ لوگ بیخبر ہیں بلکہ لاپرواہ ہیں اور اس سے منہ پھیر رہے ہیں تو سچی خوشحالی ان کو کہاں نصیب ہو سکتی ہے۔ مبارک ہو اس انسان کو جو اس راز کو سمجھ لے۔ اور ہلاک ہو گیا وہ شخص جس نے اس راز کو نہیں سمجھا۔ اسی طرح تمہیں چاہیئے کہ اس دنیا کے فلسفیوں کی پیروی مت کرو۔ اور ان کو عزت کی نگاہ سے مت دیکھو کہ یہ سب نادانیاں ہیں۔ سچا فلسفہ وہ ہے جو خدا نے تمہیں اپنی کلام میں سکھلایا ہے۔ ہلاک ہو گئے وہ لوگ جو اس دنیوی فلسفہ کے عاشق ہیں۔ اور کامیاب ہیں وہ لوگ جنہوں نے سچے علم اور فلسفہ کو خدا کی کتاب میں ڈھونڈا۔ اور نادانی کی راہیں کیوں اختیار کرتے ہو۔ کیا تم خدا کو وہ باتیں سکھلاؤ گے جو اسے معلوم نہیں۔ کیا تم اندھوں کے پیچھے دوڑتے ہو کہ وہ تمہیں راہ دکھلاویں۔ اے نادانو! وہ جو خود اندھا ہے وہ تمہیں کیا راہ دکھائے گا بلکہ سچا فلسفہ روح القدس سے حاصل ہوتا ہے جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے۔ تم روح کے وسیلہ سے ان پاک علوم تک پہنچائے جاؤ گے جن تک غیروں کی رسائی نہیں۔ اگر صدق سے مانگو تو آخر تم اسے پاؤ گے۔ تب سمجھو گے کہ یہی علم ہے جو دل کو تازگی اور زندگی بخشتا ہے اور یقین کے مینار تک پہنچا دیتا ہے۔ وہ جو خود مردار خوار ہے وہ کہاں سے تمہارے لئے پاک غذا لائے گا۔ وہ جو خود اندھا ہے وہ کیونکر تمہیں دکھاوے گا۔ ہر ایک پاک حکمت آسمان سے آتی ہے۔ پس تم زمینی لوگوں سے کیا ڈھونڈتے ہو۔ جن کی روحیں آسمان کی طرف جاتی ہیں وہی حکمت کے وارث ہیں۔ جن کو خود تسلی نہیں وہ کیونکر تمہیں تسلی دے سکتے ہیں مگر پہلے دلی پاکیزگی ضروری ہے۔ پہلے صدق و صفا ضروری ہے۔ پھر بعد اس کے یہ سب کچھ تمہیں ملے گا۔ یہ خیال مت کرو کہ خدا کی وحی آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئی ہے٭۔ اور روح القدس اب اتر نہیں سکتا بلکہ پہلے زمانوں میں ہی اتر چکا اور میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہر ایک دروازہ بند ہو جاتا ہے مگر روح القدس کے اترنے کا کبھی دروازہ بند نہیں ہوتا۔ تم اپنے دلوں کے دروازے کھول دو تا وہ ان میں داخل ہو۔ تم اس آفتاب سے خود اپنے تئیں دور ڈالتے ہو جبکہ اس شعاع کے داخل ہونے کی کھڑکی کو بند کرتے ہو۔ اے نادان اٹھ اور اس کھڑکی کو کھول دے۔ تب آفتاب خود بخود تیرے اندر داخل ہو جائیگا جبکہ خدا نے دنیا کے فیضوں کی راہیں اس زمانہ میں تم پر بند نہیں کیں بلکہ زیادہ کیں۔ تو کیا تمہارا ظن ہے کہ آسمان کے فیوض کی راہیں جن کی اس وقت تمہیں بہت ضرورت تھی وہ تم پر بند کر دی ہیں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ بہت صفائی سے وہ دروازہ کھولا گیا ہے۔ اب جبکہ خدا نے دینی تعلیم کے موافق جو سورہ فاتحہ میں سکھلائی گئی گذشتہ تمام نعمتوں کا تم پر دروازہ کھول دیا ہے۔ تم کیوں ان کے لینے سے انکار کرتے ہو۔ اس چشمہ کے پیاسے بنو کہ پانی خود بخود آ جائے گا۔ اس دودھ کے لئے تم بچہ کی طرح رونا شروع کرو کہ وہ دودھ پستان سے خود بخود اتر آئے گا۔ رحم کے لائق بنو تا تم پر رحم کیا جائے۔ اضطراب دکھلاؤ تا تسلی پاؤ۔ بار بار چلاؤ تا ایک ہاتھ تمہیں پکڑ لے۔ کیا ہی دشوار گذار وہ راہ ہے جو خدا کی راہ ہے۔ پر ان کے لئے آسان کی جاتی ہے جو مرنے کی نیت سے اس اتھاہ گڑھے میں پڑتے ہیں اپنے دلوں میں فیصلہ کر لیتے ہیں کہ ہمیں آگ منظور ہے۔ ہم اسی میں اپنے محبوب کے لئے جلیں گے۔ پھر وہ آگ میں اپنے تئیں ڈال دیتے ہیں۔ پس کیا دیکھتے ہیں کہ وہ بہشت ہے۔ یہی ہے جو خدا نے فرمایا وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا۔ الخ یعنی اے بدو اور اے نیکو تم میں سے کوئی بھی نہیں جو جہنم کی آگ پر گذر نہ کرے۔ مگر وہ جو خدا کے لئے اس آگ میں پڑتے ہیں وہ نجات دیئے جائیں گے لیکن وہ جو اپنے نفس امارہ کے لئے آگ پر چلتا ہے وہ آگ اسے کھا جائے گی پس مبارک وہ جو خدا کے لئے اپنے نفس سے جنگ کرتے ہیں اور بدبخت وہ جو اپنے نفس کے لئے خدا سے جنگ کر رہے ہیں اور اس سے موافقت نہیں کرتے۔ جو شخص اپنے نفس کے لئے خدا کے حکم کو ٹالتا ہے وہ آسمان میں ہرگز داخل نہیں ہوگا سو تم کوشش کرو جو ایک نقطہ یا ایک شعشہ قرآن شریف کا بھی تم پر گواہی نہ دے تا تم اسی کے لئے پکڑے نہ جاؤ کیونکہ ایک ذرہ بدی کا بھی قابل پاداش ہے۔ وقت تھوڑا ہے اور کار عمر ناپیدا۔ تیز قدم اٹھاؤ جو شام نزدیک ہے جو کچھ پیش کرنا ہے وہ بار بار دیکھ لو ایسا نہ ہو کہ کچھ رہ جائے اور زیانکاری کا موجب ہو یا سب گندی اور کھوٹی متاع ہو جو شاہی دربار میں پیش کرنے کے لائق نہ ہو۔

(کشتی نوح)

٭ قرآن شریف پر شریعت ختم ہو گئی مگر وحی ختم نہیں ہوئی کیونکہ وہ سچے دین کی جان ہے۔ جس دین میں وحی الٰہی کا سلسلہ جاری نہیں وہ دین مردہ ہے اور خدا اس کے ساتھ نہیں۔ منہ ۔ سورہ مریم ع ۵

مرحبا بادِ صبا کیا خوش خبر لائی ہے تو

(مکرم حکیم محمد صدیق صاحب دواخانہ طب جدید۔ ربوہ)

مرحبا بادِ صبا کیا خوش خبر لائی ہے تو
دوش پر الفضل کے جب خندہ زن آئی ہے تو

توسنِ قرطاس پر آنا مبارک ہو تجھے
بوئے خوشتر باغِ احمدؑ سے اڑا لائی ہے تو

ہے معطر ہو کے نکلی تو لبِ محمود سے
بوئے خوش کن اپنے دامن میں چھپا لائی ہے تو

تیرے آنے سے مٹیں دودِ خزاں کی کلفتیں
روح کی تسکین کو آبِ بقا لائی ہے تو

آرزوئے قوم کی ہے ترجماں تیری زباں
گوش جس کے منتظر تھے وہ نوا لائی ہے تو

تیرے آنے سے ہوا سرسبز پھر نخلِ امید
دستِ گل کے واسطے رنگِ حنا لائی ہے تو

تو مثالِ رنگ و بو آکر سمائی جان میں
صورتِ بلبل نوائے دلربا لائی ہے تو

مویشیوں کی غیر معمولی ذبح — ملک کا ایک اہم مسئلہ

غلام رسول بی اے آنرز

حال ہی میں صوبائی محکمہ افزائش نسل حیوانات نے جو اعداد و شمار شائع کئے ہیں اُن کے مطابق مغربی پاکستان میں لوگوں کی گوشت خوری کی عادت کی تسکین کے لئے مویشیوں کی کل تعداد کے ۲۰ فی صد جانور سالانہ ذبح کر دئے جاتے ہیں۔ اتنی بڑی تعداد میں ذبیحہ کے باعث صوبے میں مویشیوں کی تعداد غیر متوازن ہوتی جا رہی ہے۔ کیونکہ ذبیحہ کے مقابلہ میں جانوروں کی افزائش انتہائی کم ہے۔

ان اعداد و شمار کے مطابق صوبے میں گائے اور بھینسوں کی تعداد اندازاً چھیاسی لاکھ پینسٹھ ہزار (۸۶،۶۵،۰۰۰) ہے اور بھینسوں کی تعداد چھپن لاکھ اسی ہزار (۵۶،۸۰،۰۰۰) بھیڑیں ستاون لاکھ تہتر ہزار (۵۷،۷۳،۰۰۰) ہیں اور بکریاں چوتالیس لاکھ اٹھاون ہزار (۴۴،۵۸،۰۰۰) ہیں اور ان میں سے بالترتیب اکیس ہزار، آٹھ لاکھ تہتر ہزار بائیس لاکھ اناسی ہزار اڑتیس لاکھ پینتالیس ہزار مویشی ذبح کر دئے جاتے ہیں۔ اتنی بڑی تعداد میں ذبیحہ اس امر کے باوجود ہے کہ ہفتے میں دو دن متواتر گوشت کا ناغہ ہوتا ہے۔

ملتان ڈویژن میں صرف ماہ جولائی ۱۹۵۹ء کے دوران ۷۳۰ بھینسیں ۸۰۶ گائے بیل، ۹۵۷۶ بھیڑیں اور ۱۳۸۷۱ بکریاں ذبح کی گئیں۔ اس اندھا دھند ذبیحہ نے ملک کی معیشت پر بہت بُرا اثر کیا ہے۔ اور خصوصاً جس ملک کی معیشت زرعی ہو اور دودھ مکھن اور گھی جہاں کے باشندوں کی خوراک کا اہم حصہ ہوں۔ وہاں یہ اعداد و شمار ہر محب وطن کے لئے انتہائی تشویشناک ہیں۔ مثال کے طور پر ان مویشیوں سے جن کی تعداد اوپر دی گئی ہے۔ سالانہ چھ کروڑ بہتر لاکھ ساٹھ ہزار من دودھ اور چوبیس لاکھ بیس ہزار من گھی حاصل ہوتا ہے اور اگر یہ فرض کر لیا جائے کہ کل مویشیوں میں پچاس فی صد مادہ ہیں تو ہر مویشی سے اوسطاً ساٹھ پونڈ دودھ اور سولہ پونڈ گھی حاصل ہوتا ہے۔ اور دنیا کے دوسرے ملکوں کے مقابلہ میں یہ مقدار سب سے کم ہے۔ ان حالات میں اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ عوام کو خالص دودھ اور گھی کی کیا مقدار حاصل ہو رہی ہوگی۔ یہ حالت اس لئے ہے کہ مویشیوں کو بلا امتیاز ذبح کر دیا جاتا ہے۔ کیونکہ صحت و صفائی کے اصولوں کے پیش نظر اور بازار میں گائے اور بکریوں کے گوشت کی مانگ کو پورا کرنے کے لئے صحت مند مویشیوں کے ذبیحہ کو ترجیح دی جاتی ہے۔

ایک طرف تو صحت مند اور مفید مویشیوں کے ذبیحہ سے دودھ اور مکھن میں کمی ہوتی ہے جو انسانی صحت کو گرانے کا موجب ہے۔ تو دوسری طرف گھٹیا، کمزور اور بیمار جانور بچ رہتے ہیں۔ جو زرعی پیداوار پر بوجھ ہیں۔ یہ کمزور جانور زرعی پیداوار میں کسی قسم کا اضافہ کرنے کی بجائے کسان کو اپنے لئے چارہ مہیا کرنے کی مصیبت میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اگر ان سے زمین جوتی بھی جائے تو کوئی خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہیں ہوتا اور بالآخر فی ایکڑ پیداوار میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ اور ان حالات میں جب کہ عوام اور حکومت گندم کی پیداوار کو زیادہ سے زیادہ بڑھانے پر کمربستہ ہوں۔ کمزور جانور اور اندھا دھند ذبیحہ اقتصادی حالات کے لئے انتہائی نقصان دہ ہے۔

اگرچہ ذبیحہ کے مقابلے میں افزائش نسل برابر ہوتی رہے تو شاید نقصان کا ازالہ ممکن ہو۔ لیکن بیمار اور مریل جانوروں سے افزائش نسل کی توقع بھی عبث ہے۔ پھر یہی نہیں کہ اگر مویشیوں کی تعداد میں کمی واقع ہو رہی ہے۔ تو ذبیحہ میں بھی کمی واقع ہو گئی ہو۔ بلکہ دیکھا یہ گیا ہے کہ ذبیحہ کی رفتار میں کسی قسم کا کوئی فرق نہیں آیا۔ اور اس چیز نے صورت حال کو بد سے بدتر کر دیا ہے۔

اس اندھا دھند ذبیحہ نے محکمہ پرورش حیوانات کی افزائش نسل کی سکیموں کو بھی ناکام بنا کے رکھ دیا ہے۔ مثلاً ایک بچھڑا جو دو سے تین سال میں بیل بنتا ہے ذبح کر دیا جائے تو اس خلا کو جو اس کے ذبح ہو جانے کی بناء پر پیدا ہوا ہے۔ مزید تین سے چار سال لگیں گے۔ اور اگر اچھی نسل کے جانور اسی طرح ذبح ہوتے رہے۔ تو ملک کی اقتصادیات پر اس کے جو اثرات مرتب ہوں گے۔ ان سے کوئی معمولی واقفیت کا آدمی بھی ناواقف نہیں۔

ان حالات میں ہم پر فرض عائد ہوتا ہے کہ ہم اپنی گوشت خوری کی عادت کو دائرہ اعتدال میں لائیں۔ خود بھی گوشت کم کھائیں اور دوسروں کو کم گوشت کھانے کی تلقین کریں اور اس کے

مطابق افزائش نسل حیوانات پر بھی زیادہ سے زیادہ توجہ صرف کریں۔ اس سے نہ صرف ہم پاکستان کی دولت میں اضافہ کریں گے۔ بلکہ قومی صحت بھی توانا ہوگی۔ اور ان تمام چیزوں میں ہماری اپنی بھلائی ہے۔

اساتذہ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا قابل تقلید نمونہ

شاید ایک ظاہر بین شخص تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے اساتذہ کے فرائض اس بات تک محدود ذرا سمجھے کہ وہ سنگلاخ پہاڑیوں کے جوار میں واقعہ ایک درس گاہ میں جس کا صحن ایک خوبصورت مسجد سے مزین ہے۔ وقت مقررہ پر آکر لڑکوں کو پڑھا دیا کریں۔ اپنی تمام تر توجہ ان کی تعلیم و تربیت پر مذکور رکھیں اور ان کے سالانہ نتائج کے اعلیٰ ہونے کے ذمہ ہوں اس میں شک نہیں کہ بلحاظ ایک استاد ہونے کے سکول کے معلم کے بھی فرائض ہیں۔ جو بذات خود ایک نہایت ہی نیک کام اور قوم و ملت کی اعلیٰ ترین خدمت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مہذب ممالک کے روشن ضمیر لوگ اکثر قوم کے اس محسن طبقہ کی خدمات کو سراہتے ہیں اور یہ اقرار کرتے ہیں کہ ان کی اعلیٰ خدمات کا بدلہ استادوں کو نہایت ہی حقیر شاہراہ کی صورت میں دیا جاتا ہے۔ لیکن تعلیم الاسلام ہائی سکول نہ دوسرے سکولوں کی طرح ایک عام تعلیمی ادارہ ہے اور نہ اس کے اساتذہ دوسرے سکولوں کے اساتذہ کی طرح ہیں۔ کہ ان کی کوتاہ نظریں صرف درسی کتابیں پڑھانے تک محدود ہیں۔ بلکہ وہ ایک شاندار مسجد نما روحانی سکول کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ جس میں پڑھانے والا ہر فرد خود بھی پاک صاف روحانی زیور تعلیم سے آراستہ اور اپنے متعلمین میں بھی یہی اوصاف پیدا کرنے والا ہے۔ وہ ان گھروں کے مکین ہیں۔ جن کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

فی بیوت اذن اللہ ان ترفع ویذکر فیھا اسمہ ویسبح له فیھا بالغدو والاٰصال رجال لا تلھیھم تجارة ولا بیعٌ عن ذکر اللہ واقام الصلوٰة وایتاء الزکوٰة۔ (نور)

خدا کی رحمتیں اور برکتیں ان گھروں پر نازل ہوں گی۔ جن کے متعلق خدا نے یہ اذن دے دیا ہے۔ کہ انہیں اونچا کیا جائے اور ان میں خدا کا نام بلند کیا جائے ان گھروں کے مکیں وہ لوگ ہیں۔ جو خدا کی تسبیح و تحمید سے اپنی زبانوں کو تر کر لیتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں۔ جن کو کسی قسم کی تجارت یا بیع و شرا دنیاوی اشغال و دلائل) ذکر الٰہی۔ نمازوں کی پابندی اور زکوٰة کی ادائیگی سے غافل نہیں کرتی۔

یہی وجہ ہے کہ جہاں دوسرے سکولوں کے اساتذہ دین سے غافل اعلیٰ اخلاق سے عاری اور مذہب سے بے بہرہ ہوتے ہیں۔ اور ان سے یہی اثر ان سکولوں کے طالب علم لیتے ہیں۔ وہاں تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اساتذہ باوجود اپنے قلیل مشاہروں کی اشاعت دین کے جذبہ سے معمور اور خدمت دین کی تڑپ رکھنے والے ہیں۔ اس کا ایک ثبوت وکالت مال میں آنے والا یہ عہد ہے کہ

"تعلیم الاسلام ہائی سکول کے تمام اساتذہ اپنی سالانہ ترقی اکناف عالم میں تعمیر ہونے والے خدا کے گھروں کے لئے دیں گے۔"

چنانچہ اس عہد کو پورا کرتے ہوئے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے سٹاف نے اپنی سالانہ ترقیوں کی پہلی رقم نقد داخل خزانہ کر دی ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء ہمارے قابل احترام اساتذہ کی یہ اجتماعی قربانی نہ صرف ان کے سامنے زانوئے ادب طے کرنے والے طالب علموں کے لئے ہی قابل نمونہ ہے۔ بلکہ تمام احمدی اساتذہ و معلمات۔ پروفیسروں، لیکچراروں، طالب علموں، دفاتر کے کارکنوں، تاجروں، صناعوں غرضیکہ زمین کے چپہ چپہ پر اللہ کے گھر تعمیر کرنے کا شوق رکھنے والے تمام چھوٹے بڑوں کے لئے قابل تقلید ہے۔

وکیل المال اوّل تحریک جدید
ربوہ

درخواست دعا

مدت دراز کے بعد اللہ تعالےٰ نے مکرمہ ... کو ۱۹۵۹ء ایک بچی عطا فرمائی تھی۔ نومولود تقریباً اسی روز سے پیٹ میں درد اور بخار کی وجہ سے بیمار ہے اور بعض اوقات تکلیف سے لمبے لمبے سانس لیتی ہے جس سے بہت تشویش ہے۔ حصول صحت کے لئے دعا فرمائیں (نذیر احمد مددگار کارکن دفتر الفضل)

اطفال الاحمدیہ لاہور کا سالانہ اجتماع

مجلس اطفال الاحمدیہ لاہور کا دوسرا سالانہ اجتماع مؤرخہ ۶ ستمبر ۱۹۵۹ء بروز اتوار صبح ساڑھے آٹھ بجے سے ۱۲ بجے تک مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور میں زیر صدارت مکرم شیخ احمد صاحب مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ منعقد ہوا۔ جس میں لاہور کے جملہ حلقوں کے اطفال کثرت سے شامل ہوئے۔ اور انہوں نے مختلف مقابلہ جات میں ذوق و شوق سے حصہ لیا۔

کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد مکرم قریشی محمود احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور نے عہد دہرایا۔ اور ضروری ہدایات دیں۔ اور مقابلوں کے لئے مندرجہ ذیل ججز حضرات کا اعلان کیا۔

(۱) مکرم قاضی محمد برکت اللہ صاحب ایم اے
(۲) شیخ محمد احمد صاحب پانی پتی
(۳) مولوی محمد یعقوب صاحب امجد۔

سب سے پہلے تلاوت قرآن کریم کا مقابلہ ہوا۔ جس میں اکیس اطفال نے حصہ لیا۔ اس مقابلے میں میاں عبدالعزیز صاحب حلقہ محمد نگر اول۔ بشیر احمد صاحب سلطانپورہ دوئم۔ اور عبدالحفیظ صاحب اسلامیہ پارک سوئم رہے۔

اس کے بعد نظم کا مقابلہ ہوا۔ در ثمین اور کلام محمود سے ہی نظمیں پڑھی گئیں اس میں ۲۲ اطفال نے حصہ لیا۔
محمد یونس دہلی گیٹ اوّل۔
لائق احمد دہلی گیٹ دوئم۔
طارق احمد اسلامیہ پارک سوئم رہے

نظم کے بعد تقریری مقابلہ شروع ہوا۔ جس کے لئے مندرجہ ذیل عنوانات مقرر تھے (۱) سچ کے فوائد (۲) بزرگوں کا ادب کیوں ضروری ہے (۳) سچے احمدی کی نشانیاں (۴) نماز کی اہمیت۔

اس مقابلے میں چودہ اطفال شریک ہوئے۔ محمد اسلم دھرم پورہ اوّل نصیر احمد قلعہ لچھمن سنگھ دوئم اور ملک عبدالحفیظ اسلامیہ پارک سوئم رہے۔

تقریری مقابلہ کے بعد عام دینی معلومات عامہ کا مقابلہ ہوا۔ یہ مقابلہ دلچسپ سوالات پر مشتمل تھا اور اس میں ۲۲ اطفال نے شرکت کی۔ اس مقابلے میں طاہر محمود مغلپورہ اوّل۔ عبدالمنعم دوئم۔ اور قریشی محمد اکرام محمد نگر سوئم رہے۔

ان مقابلہ جات کے بعد حلقہ دہلی دروازہ کے تین اطفال نے "بھائی جان" کے عنوان سے ایک دلچسپ مقالہ پیش کیا۔ جس میں یہ بتایا گیا تھا کہ شعائر اسلامی کی پابندی کس طرح کی جائے۔ حاضرین نے یہ مکالمہ دلچسپی سے سنا

بعد ازاں حلقہ قیادت مغل پورہ کے دو اطفال نے باری باری " دینی گفتگو سنائی جس میں سیرت پاک حضرت محمد مصطفٰے صلعم اور احمدی عقائد کو بہت عمدگی سے بیان کیا گیا تھا۔ یہ گفتگو بھی دلچسپی سے سنی گئی تھی۔

اس کے بعد صدر جلسہ شیخ خورشید احمد صاحب نے تقریر کی جس میں انہوں نے اس امر پر خوشنودی کا اظہار فرمایا کہ مجلس اطفال الاحمدیہ لاہور کو بفضلہ تعالیٰ اپنا دوسرا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ آپ نے کہا کہ پچھلے سال کی نسبت اس سال [illegible] بلوں کا معیار بلند ہے اگر یہاں کے اطفال میں ترقی کی یہی روح جاری و ساری رہی تو امید ہے کہ بہت جلد ایک نمایاں مقام حاصل کر لیں گے۔ آپ نے مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے عہدیداروں کا بھی شکریہ ادا کیا۔ جن کی کوشش سے یہ کامیاب اجتماع منعقد ہوا آپ نے یہ امید بھی ظاہر کی کہ مجلس لاہور آئندہ سال اس سے بھی بڑھ چڑھ کر کام کرے گی۔ تقریر کے دوران میں آپ نے ان امور کا ذکر بھی کیا۔ جنہیں اس قسم کے مقابلوں میں مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ آپ نے اطفال کو اس امر کی نصیحت بھی کی کہ وہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں اور صدقہ بھی دیں۔ چنانچہ اطفال نے اس تحریک پر فوری طور پر لبیک کہا۔

اس کے بعد آپ نے مقابلوں میں اول دوئم اور سوئم آنے والوں کو انعامات تقسیم کئے۔ قیادت مغل پورہ اور حلقہ دہلی دروازہ کو بھی دینی پروگرام پیش کرنے کے سلسلہ میں سپیشل انعامات دیئے گئے صدر محترم نے مقابلہ جات میں حصہ لینے والے اطفال میں سے بہترین طفل ملک عبدالحفیظ حلقہ اسلامیہ پارک کو قرار دیا۔ چنانچہ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی طرف سے ان کے نام ایک سال کے لئے رسالہ تشحیذ الاذہان بطور انعام جاری کرایا گیا۔
بالآخر قریشی محمود احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور دعا کے بعد یہ اجتماع بخیر و خوبی ختم ہوا۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ۔ لاہور)

انصار اللہ کا پانچواں سالانہ اجتماع

انصار اللہ کا پانچواں سالانہ اجتماع اپنی خصوصیات کے ساتھ ۳۱ اکتوبر و یکم نومبر ۵۹ء کو بروز ہفتہ و اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا انشاء اللہ۔ یہ اجتماع خالص دینی اور تبلیغی اجتماع ہے جس میں شریک ہونے والے اکثر احباب خدا کے فضل سے اپنے قلوب میں نمایاں تغیر اور زندگی میں واضح تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔ اس بابرکت اجتماع میں شریک ہونے کے لئے احباب کو ابھی سے تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

شوریٰ انصار اللہ کے لئے تجاویز

شوریٰ انصار اللہ میں پیش کرنے کے لئے اگر زعماء کرام یا دوسرے احباب کوئی تجویز بھجوانا چاہیں تو مقامی مجالس عاملہ کی منظوری حاصل کر کے مرکز کو زیادہ سے زیادہ ۳۰ ستمبر تک اس سے مطلع فرمایا جائے۔ بعد میں موصول ہونے والی تجاویز پر غور نہیں کیا جا سکے گا۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

من بنیٰ للہ مسجداً بنی اللہ لہ بیتاً فی الجنۃ

ممالک بیرون میں تعمیر مساجد کا لائحہ عمل

ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

(۱) بڑے تاجر۔ مثلاً منڈیوں کے آڑھتی اور کارخانوں کے مالک ہر مہینہ کی پہلی تاریخ کے پہلے سودے کا پورا منافع خانہ خدا کی تعمیر کے لئے دیں۔ خواہ ایک پیسہ ہو یا ہزار روپیہ۔

(۲) چھوٹے تاجر۔ ہر ہفتہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع بیت اللہ کی تعمیر کیلئے دیں۔

(۳) ملازمین کو ہر سال جو سالانہ ترقی ملے انہیں سے پہلی ترقی مساجد کی تعمیر کے لئے دیا کریں۔
(ب) اسی طرح جب کوئی دوست پہلی دفعہ ملازم ہو تو وہ پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ مسجد فنڈ میں دیں۔
(ج) عارضی ملازمین جن کو ترقی نہیں ملتی ایک ماہ کی تنخواہ کا ۱/۴۸ دیں۔

(۴) وکلاء۔ ڈاکٹر اور پیشہ ور صاحبان گزشتہ سال کی آمد مقرر کریں اور پھر اس تعین کے بعد اگلے سال ان کی آمدنی میں جو زیادتی ہو اس کا دسواں حصہ نیز ماہ مئی کی آمد کا پانچ فیصدی۔

(۵) کنٹریکٹر صاحبان ہر سال کے ٹھیکوں میں جو مجموعی منافع ہو اس میں سے ایک فیصدی۔

(۶) صناع۔ مستری، لوہار، درزی، بڑھئی اور مزدوری پیشہ احباب ہر ماہ کی پہلی تاریخ یا مہینے کا کوئی اور دن مقرر کر کے اس دن کی جو مزدوری ہو اس کا دسواں حصہ۔

(۷) زمیندار احباب جن کی زمین دس ایکڑ سے کم ہو وہ ایک آنہ فی ایکڑ اور اس سے زائد زمین والے دو آنہ فی ایکڑ کے حساب سے دیا کریں۔

(۸) مزارع احباب جن کی مزارعت دس ایکڑ سے کم ہو وہ دو پیسہ فی ایکڑ اور زائد مزارعت والے ایک آنہ فی ایکڑ کی شرح سے مسجد فنڈ دیا کریں۔

مختلف خوشی کی تقاریب پر مثلاً نکاح پر، شادی پر، بیٹی بیٹے کی پیدائش پر، مکان کی تعمیر پر یا امتحان میں پاس ہونے پر خانہ خدا کی تعمیر کیلئے کچھ نہ کچھ ضرور دے دیا کریں۔

پیشکردہ:۔ وکیل المال تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

خدام الاحمدیہ کی مساعی

ماہ اگست ۵۹ء کی رپورٹوں کا خلاصہ

قسط نمبر ۲

گوٹھ غلام محمد ضلع خیرپور

خدام کی تعداد ۱۲ ہے۔ ایک غریب زمیندار کو ہمارے خدام نے اپنے بیلوں سے اس کے کھیت میں ہل چلا کر مدد دی۔ راستہ میں پڑا ہوا ایک کھیس اس کے مالک کو پہنچایا گیا۔ ایک معذور آدمی کو ایک ماہ کے لئے ایک ادرنٹ عاریتہً دیا گیا۔ انفرادی طور پر پیغام حق پہنچایا جاتا ہے۔ مسجد کے ساتھ ایک سایہ دار جگہ تھی مگر خراب اور اونچی نیچی تھی۔ وہاں وقار عمل منا کر ۱۵ فٹ لمبا اور دس فٹ چوڑا چبوترا بنایا۔ اور پینے کے لئے وہاں پانی رکھا جس سے تمام دوست فائدہ اٹھاتے ہیں۔ چار تربیتی اجلاس ہوئے۔ تمام خدام نماز باجماعت ادا کرتے ہیں۔

خانیوال ضلع ملتان

خدام کی تعداد ۲۲ ہے۔ مختلف قسم کی ورزش کرتے ہیں۔ سست خدام کو چست کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ۱۱ مریضوں کی تیمارداری کی گئی۔ ایک دوست کی پانچ روپے نقدی سے مدد کی گئی ۲۰ دوستوں کو بجالیات کے فارم پُر کرنے میں مدد دی گئی۔ لائبریری قائم ہے۔ شام کے وقت روزانہ دو گھنٹے لائبریری کھولی جاتی ہے۔ اس ماہ لائبریری میں ۵۴ کتب اردو رسالوں کا اضافہ ہوا۔ غیر از جماعت احباب بھی اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں ایک مرتبہ وقار عمل منا کر مسجد کی سیڑھیاں از سر نو بنائیں۔ تین گھنٹے متواتر کام کیا گیا۔ نماز فجر کے بعد تفسیر صغیر اور کتاب سرمہ چشم آریہ کا درس ہوتا ہے۔ نماز کی حاضری خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہو گئی ہے۔ مجلس اطفال قائم ہے۔ چھ اطفال کو نماز باترجمہ سکھائی گئی۔

گوٹھ شاہدین ضلع نواب شاہ

خدام کی تعداد ۵ ہے۔ کوئی خادم حقہ نہیں پیتا ۶۵ افراد کو پیغام حق پہنچایا گیا اور ۲۰ کو لٹریچر دیا گیا۔ وعدہ تحریک جدید قریباً سو فیصدی ادا ہو چکا ہے۔ مسجد اور معلم وقف جدید کے گھر کی چار دیواری بنائی گئی۔ ایک بوڑھے کی تیمارداری کی گئی۔ اور دو سے دوا لا کر دی گئی۔ ایک نابینا کو ۲/- روپے دیئے گئے۔

بھیرہ ضلع سرگودھا

خدام کی تعداد ۳۰ ہے۔ ہسپتال جا کر مریضوں کی عیادت کی گئی۔ پانچ بیماروں کو مفت دوا دی گئی۔ اور دوسری ممکن مدد کی گئی۔ چندہ تحریک جدید کی وصولی کی تحریک جاری ہے۔ ایک نالی کی مرمت کی گئی۔ ایک گڑھا پُر کیا گیا۔ مسجد کی صفائی کی گئی۔ تین جگہ حقہ نوشی، سینما بینی اور اسی قسم کی دوسری بری عادات سے منع کیا جاتا ہے۔

منہدم شدہ کمروں کے لئے لکڑی مہیا کی گئی۔ پندرہ روزہ تربیتی اجلاس ہوئے۔ ننگے سر پھرنے سے منع کیا گیا۔ کشتی نوح اور تفسیر کبیر کا درس ہو رہا ہے۔ انفرادی طور پر پیغام حق پہنچایا گیا۔

سرگودھا

خدام کی تعداد ۴۸ ہے ۲۳ر اگست کو مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر ایم اے پی ایچ ڈی مبلغ امریکہ مجلس کی دعوت پر سرگودھا تشریف لائے۔ مجلس نے ایڈریس پیش کیا۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے امریکہ میں تبلیغ اسلام کے موضوع پر ایمان افروز تقریر فرمائی مجلس کی طرف سے مکرم امیر صاحب مقامی کی کوٹھی پر ڈاکٹر صاحب کے اعزاز میں دعوت استقبالیہ کا اہتمام کیا گیا جس میں غیر از جماعت معززین وکلاء اور سول حکام قریباً چالیس افراد شریک ہوئے۔ قریباً ایک سو افراد کو پیغام حق پہنچایا گیا۔ رسالہ احمدیت کا پیغام تقسیم کیا گیا۔ مقامی جماعت کے ریڈنگ روم میں دو خدام بڑی محنت اور باقاعدگی سے کام کر رہے ہیں۔ ایک دوست داخل سلسلہ ہوئے۔ نماز باجماعت کے پانچ سنٹر قائم ہیں۔ حلقہ وار اجلاس ہوتے رہے جن میں مرکزی عہدیدار بھی شریک ہوئے۔ آوارگی سگریٹ نوشی اور سینما بینی کے نقصانات بتا کر ان سے بچنے کی تلقین کی گئی۔ خالد سپورٹس کلب میں فٹ بال باقاعدگی سے جاری رہا ہے۔ مختلف اداروں سے کھیل کے مقابلے ہوتے رہے۔ سالانہ اجتماع کے ورزشی مقابلوں میں شمولیت کے لئے خدام تیاری کر رہے ہیں۔ ۳۰۰ روپے کی ادویات غرباء میں مفت تقسیم کی گئیں۔ ایک بے کار شخص کو ملازمت دلائی گئی۔ لائل پور روڈ چنگی پر ایک خادم مسافروں کو پانی پلاتے رہے۔ مجلس اطفال قائم ہے۔ تین اجلاس ہوئے ہیں۔ یوم تحریک جدید منایا گیا۔ خدام نے وفد بنا کر وعدہ جات وصول کئے۔

سعد اللہ پور ضلع گجرات

خدام کی تعداد ۱۷ ہے۔ ہر روز والی بال اور کبڈی کا کھیل ہوتا ہے۔ سیلاب کے ایام میں لوگوں میں دوائیں تقسیم کی گئیں۔ خشک دودھ بھی تقسیم کیا گیا۔ ایک عام گزرگاہ کو خدام نے محنت اسے گزرنے کے قابل بنایا۔ مغرب اور فجر کی نماز کے بعد حدیث اور قرآن مجید کا درس دیا جاتا ہے۔

اوکاڑہ ضلع منٹگمری

خدام کی تعداد ۸۰ ہے خدام انفرادی طور پر ورزش کرتے ہیں۔ مریضوں کی عیادت کی جاتی رہی ایک بیکار شخص کو پھل بیکر فروخت کیلئے دیا گیا۔ اسطرح بیکاری دور کرنے کی کوشش کی گئی۔ مختلف اوقات میں خدام خدمت خلق کرتے رہے ۲۲ خدام نے اسلام کی پہلی کتاب کا امتحان دیا۔ ایک دن وقار عمل منا کر مسجد احمدیہ کی صفائی کی گئی۔ نماز باجماعت کی تلقین کی جاتی ہے۔

دیہہ نمبر ۲۱ دڑہ ضلع نواب شاہ

خدام کی تعداد ۱۷ ہے۔ تحریک جدید کا چندہ سو فیصدی ادا کیا جا چکا ہے۔ حقہ نوشی سے منع کیا جاتا ہے۔ انفرادی طور پر پیغام حق پہنچایا جاتا ہے۔ سینما بینی سے منع کیا جاتا ہے۔ نماز سادہ باترجمہ سکھائی جاتی ہے۔ انفرادی طور پر خدمت خلق کے مختلف کام کئے گئے۔ مجلس اطفال قائم ہے۔ اطفال کو نماز سکھائی جاتی ہے

چک ۸۷ جنوبی سرگودھا

ایک تربیتی جلسہ ہوا۔ جس میں خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی نے تقریر کی۔ نمازوں کی حاضری کا انتظام ہے۔ تمام خدام باقاعدہ شریک ہوتے ہیں۔ کشتی نوح کا درس ہوتا ہے۔ سیلاب زدگان کی امداد کے لئے چندہ جمع کر کے مرکز میں بھجوایا گیا۔ اطفال کی تنظیم قائم ہے۔ تحریک جدید کے چندہ کی وصولی کا انتظام کیا گیا۔

گنج مغلپورہ لاہور

خدام کی تعداد ۵۵ ہے۔ فٹ بال اور کرکٹ کے کھیل کا انتظام ہے۔ بارش کے دنوں بازار میں پانی کے نکاس کا انتظام کیا گیا ۳۸ افراد کی فسٹ ایڈ مہیا کی گئی۔ راستہ سے اینٹ پتھر دور کئے گئے۔ چھوٹی نہر پر واقع ایک پل خراب تھا۔ خدام نے تین گھنٹہ مسلسل محنت کر کے اسے گذرنے کے قابل بنایا۔ آٹھ افراد کو گاڑی پر سوار کرایا۔ ۳۲ مریضوں کی عیادت کی گئی۔ مسجد میں وضو کے لئے روزانہ پانی ڈالا جاتا رہا۔ آٹھ غیر رسیدہ افراد کے غسل کے لئے پانی مہیا کیا گیا۔ مسجد کی روزانہ صفائی کی جاتی ہے۔ لاہور چھاؤنی کے ایک دوست کی فوتیدگی پر ان کا جنازہ قبرستان پہنچایا گیا۔ ایک تربیتی اجلاس ہوا۔ جس میں تربیتی امور کی طرف خدام کو توجہ دلائی گئی۔ نماز باجماعت کی ادائیگی کی طرف سے خاص توجہ دلائی جاتی ہے۔ خدام قریباً ۹۲ فیصدی نماز باجماعت ادا کرتے ہیں۔ تحریک جدید کے چندوں کی خاطر خواہ وصولی ہو چکی ہے امید ہے آئندہ سو فیصدی ادائیگی ہو جائیگی۔ مجلس اطفال قائم ہے۔ مہتمم صاحب اطفال کی توجہ سے اطفال میں بیداری ہو گئی ہے۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

(باقی صفحہ ۸ پر)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

جماعت ہائے احمدیہ حیدرآباد سکندرآباد کے زیر اہتمام

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم الشان جلسہ

بتاریخ ۲۰ ستمبر ۵۹ء بروز اتوار ۷ بجے شام زیر صدارت جناب نواب غلام احمد خانصاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ (بھارت) بمقام احمدیہ جوبلی ہال، افضل گنج جلسہ سیرۃ النبی کا آغاز ہوا تلاوت اور نظم کے بعد چوہدری مبارک علی صاحب فاضل انسپکٹر بیت المال جنوبی ہند و مبلغ سلسلہ احمدیہ نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی

چوہدری صاحب کی تقریر کے بعد مکرم حکیم محمد الدین صاحب مبلغ انچارج علاقہ آندھرا نے قرآن شریف کی روشنی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مرتبہ بحیثیت انسانِ کامل بیان کیا مولوی صاحب موصوف کے بعد سردار سیوا سنگھ صاحب بی۔ اے، ایس سی۔ ایل۔ ایل۔ بی ایڈووکیٹ حیدرآباد نے حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاک اور مقدس وجود کو خراج عقیدت پیش کیا۔ سردار صاحب نے نہایت رقت آمیز رنگ میں حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور کہا کہ مرتبہ حضور نبی اکرم صلعم کے نام پر آبدیدہ ہو گئے اور فرمایا کہ خدا کے بعد میرے دل میں سب سے زیادہ محبت آنحضرت صلعم کی ہے اور آخر میں فرمایا کہ افسوس ہے کہ اس زمانہ کے مسلمانوں کے دلوں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حقیقی محبت کم ہوتی جارہی ہے مسلمان برائے نام مسلمان بنتے جارہے ہیں۔ اور ہم جو مسلمان نہیں ہیں حقیقی مسلمان بنتے جارہے ہیں

سردار صاحب کی محبت بھری تقریر کے بعد مکرم حافظ صالح محمد صاحب نے قرآن کریم کی بعض آیات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر روشنی ڈالی اور آپ کی پاکیزہ تعلیم بیان کی۔

حافظ صاحب موصوف کے بعد شری بابا سیوا داس جی نے تقریر کی اور بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کیسے زمانہ میں ہوئی اور آپ نے کیا انقلاب برپا کیا۔ شری بابا سیوا داس جی نے اس بات کا بھی اظہار کیا کہ آنحضرت روحانی شخصیتوں کے جو آج تک گذری ہیں یا آئندہ گذریں گی شہنشاہ ہیں اتنا بڑا روحانی انسان نہ پیدا ہوا اور نہ ہوگا۔ آنحضرت صلعم نے زندگی بھر جو کچھ کیا وہ اپنے لئے نہیں کیا بلکہ بنی نوع انسان کے فائدے کیلئے کیا۔

بابا صاحب موصوف کے بعد مولانا خورشید احمد صاحب پربھاکر مترجم ہندی ترجمۃ القرآن نے ہندی زبان میں آنحضرت صلعم کی سیرت بیان کرتے ہوئے بیان کیا کہ آج دنیا کو اتحاد کی ضرورت ہے اس کے لئے اسلام اور بانی اسلام نے ایسی رواداری کی تعلیم پیش کی جس سے آج بھی دنیا میں اتحاد و امن قائم ہو سکتا ہے۔

مولانا موصوف کے بعد شری متیندر چندجی مینجر کمرشیل پریس بیگم بازار حیدرآباد نے اپنی تقریر میں بانیٔ اسلام کی بعثت سے قبل عرب کی حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے بیان کیا کہ آپ انتہائی شرک کے ماحول میں پیدا ہوئے۔ اور آپؐ کی سب سے بڑی تعلیم توحید تھی اس کا آپ کے متبعین پر اتنا گہرا اثر تھا کہ آپ کے وصال کے بعد جبکہ یہ شبہ ہو سکتا تھا کہ اتنی بڑی شخصیت کی کہیں پرستش نہ شروع ہو جائے۔ آپ کے پہلے جانشین اور دوست حضرت ابوبکرؓ نے یہی خطبہ دیا کہ جو تم میں سے محمد صلعم کی عبادت کرتا تھا۔ وہ جان لے کہ وہ فوت ہو چکے ہیں، اور جو خدا کی عبادت کرتے ہیں۔ ان کا خدا اب بھی حیّ و قیوم خدا ہے۔ آپ نے موجودہ زمانے کی سائنس کی ترقیات اور ان کے غلط استعمال سے بنی نوع انسان کو جو نقصان پہنچنے کا احتمال ہے اس کا حل آنحضرت صلعم کی تعلیم پر عمل پیرا ہونا قرار دیا۔

آپ کی تقریر کے بعد آخر میں چوہدری مبارک علی صاحب نے تقریر کی آپ نے آنحضرت صلعم کی سیرت کے علاوہ عورتوں اور غلاموں کے حقوق کی حفاظت پر روشنی ڈالی۔ نیز بتایا کہ سب سے زیادہ شفقت کا سلوک آپ کا اپنے دشمنوں سے رہا۔ غیر مذاہب پر آپ کا بہت بڑا احسان ہے کہ آپ نے گذشتہ انبیاء کی طہارت اور پاکیزہ زندگی ثابت کی اور جملہ الزامات سے بری قرار دیا۔ عیسائیت پر آپ کا سب سے زیادہ احسان یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام کے خاندان اور آپ کی پیدائش اور موت کے متعلق جو غلط فہمیاں یہودیوں اور خود عیسائیوں کی طرف سے پھیلائی گئی تھیں۔ ان کو دور کیا۔

مولوی صاحب کی تقریر کے بعد صاحب صدر مکرم نواب غلام احمد خانصاحب نے مختصر رنگ میں جلسہ کی کامیابی اور اس کی افادیت کا ذکر کر کے معززین اور سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ اور دعا پر جلسہ ٹھیک ½۱۰ بجے شب ختم ہوا۔

خدائے تعالیٰ کے فضل سے جوبلی ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ خدام نے بڑی محنت سے جوبلی ہال کو جھنڈیوں وغیرہ سے سجایا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس جماعت کی اس حقیر تبلیغی کوشش کو قبول فرمائے۔ اور آئندہ بیش از بیش تبلیغی جد و جہد جاری رکھنے کی توفیق بخشے۔ اللہ جلسہ کے معاونین کو علیٰ قدرِ اخلاص دونوں جہانوں میں بہترین اجر عطا فرمائے۔ (آمین)

(محمد صادق قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد دکن)

خدام الاحمدیہ کی مساعی

(بقیہ صفحہ ۷)

برہمن بڑیہ مشرقی پاکستان

پانچ مقامات پر تربیتی جلسے کئے گئے یوم تحریک جدید منایا گیا جس میں مقامی مربیان اور دوسرے احباب نے تقاریر کیں اور زعماء جات کی وابستگی کی طرف توجہ دلائی۔ انفرادی طور پر پیغام حق پہنچانے کے علاوہ تبادلہ خیالات بھی کیا گیا۔ خدام الاحمدیہ کی خیراتی ڈسپنسری کی از سر نو ترتیب دی گئی۔ یہ ڈسپنسری ہومیوپیتھی علاج کے لئے ہے۔ اس میں ڈاکٹر انور حسین کام کرتے ہیں حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے اجتماعی دعائیں کی گئیں۔ (تنا مقام معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میری اہلیہ اور بڑا لڑکا بیمار ہیں اور ڈاکٹر کے زیر علاج ہیں نیز میں کچھ مشکلات میں مبتلا ہوں۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ میری اہلیہ اور لڑکے کی کامل و عاجل شفایابی اور میری مشکلات کے دور ہونے کے لئے دعا کریں۔

(خاکسار سعید اللہ منہاس ربوہ)

(۲) میرے والد ملک محمد شفیع صاحب ایک سال سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب اور بزرگان سلسلہ سے ان کی شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ملک لطیف احمد سرور زرعی کالج لائلپور)

(۳) میری ہمشیرہ عزیزہ نسیم اختر دس دن سے بعارضہ بخار سخت بیمار ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(محمد سلیم عارف کھوڑ ڈاک خانہ باندرہ ضلع لائلپور)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴